Department of Islamic Studies 21/06/ 2021 Paper MIS-103
M.A. Islamic Studies Semester- I Time: 12: to 01:
Topic: Tahqiq-e- Hadith ka Darayati Meyar (A).
Dr Mohd Akram Raza

تحقیق حدیث کا درایتی معیار (الف)

وجوب درایت یعنی اصولِ درایت پر حدیث کو پرکھ کر اس کے مقبول یا غیر مقبول ہونے کو معلوم کرنا ازبس ضروری ہے، اس کی دوسری دلیل حضرت ابو حمید وابو اسید رضی اللہ عنہم سے منقول یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: اگر تم کو میرے حوالے سے کوئی حدیث پہونچے جس کو تمہارے قلوب اوپری اور انوکھی نہ جانیں؛ نیز اس حدیث کے مضمون سے تمہارے بال وکھال نرم ہو جائیں (یعنی وہ تمہارے ظاہر کو متاثر کرے) اور وہ حدیث تمہارے دین سے تمھیں قریب نظر آئے تو میں اس حدیث کے بولنے کا زیادہ مستحق ہوں اور اگر معاملہ برعکس ہو تو ایسی حدیث کے صدور سے میں زیادہ بعید ہوں (یعنی وہ میری حدیث نہیں ہو سکتی)۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند المکیین، حدیث أبي أسید الساعدي ؓ، حدیث نمبر: ۱۶۱۰۲، صفحہ نمبر: ۳/۴۹۷، شاملہ، الناشر: مؤسسة قرطبة، القاهرة)

حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) نے اپنی تفسیر میں اسے جید الاسناد کہا ہے۔ (تفسیر ابنِ کثیر: ۲/۲۸۸، شاملہ، الناشر: دار طیبة للنشر والتوزیع، الطبعة: الثانیة ۱۴۲۰ھ)

یعنی نبی کریم ﷺ نے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین جو مزاج شناسِ نبوت تھے ان کو درایتِ حدیث (متن حدیث کو پرکھنے) کی ترغیب دی؛ خواہ اس کا روایت کرنے والا ثقہ اور پر اعتماد کیوں نہ ہو۔

حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین جو کہ براہِ راست فیضانِ نبوت سے فیضیاب اشخاص تھے؛ اگر ان کو حدیثِ رسول کے پہونچنے میں درمیانی کوئی واسطہ بھی ہوتا تو وہ صحابی ہی کا ہوتا تھا، جن سے کذب اور غلط بیانی کا امکان نہیں؛

لیکن وہ یہاں پر بھی حدیث کو اصولِ درایت پر پرکھنا اور جانچنا ضروری خیال کرتے تھے۔

(الف) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بتایا گیا کہ حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں (ترجمہ: کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے) تو ام المؤمنین نے فرمایا خدا عمرؓ پر رحم کرے! قسم بخدا! حضور اکرم ﷺ نے یوں نہیں کہا؛ بلکہ فرمایا: اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اور زیادہ عذاب دیتے ہیں؛ پھر فرمایا: تم کو اس قول کی سچائی کو جاننے کے لیے یہ کافی ہے یعنی قرآنی آیت وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى (الأنعام: ۱۶۴)۔

(بخاری، کِتَاب الْجَنَائِزِ، بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ، حدیث نمبر: ۱۲۰۶، شاملہ، موقع الإسلام)

(ب) اسی طرح حضرت ابن عباسؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جو حضرت علیؓ کے قضایا (فیصلوں) کا مجموعہ تھی، حضرت ابنِ عباسؓ نے اسے غور سے دیکھا؛ پھر ایک ذراع کے بقدر چھوڑ کر سب کو مٹایا اور فرمایا: علی نے یہ فیصلے نہیں کیے ہوں گے الا یہ کہ وہ گمراہ ہوگئے ہوں۔

(مقدمہ مسلم، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ: ۱/۲۸)

حضرت ابنِ عباسؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب ان فیصلوں کو اس وجہ سے رد فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جلالتِ شان، ان کی منشأ نبوی ﷺ اور مرادِ نبوی ﷺ کو جاننے کی لیاقت؛ پھر ان فیصلوں کا مزاج شریعت سے میل نہ کھانا وغیرہ امور اس کو قابل رد قرار دینے کی وجہ تھے۔